مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو کل رات سے بازو میں نقرس کا شدید درد شروع ہو گیا ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کو نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ؛

جلد ۳۵ | ۱۴ ماہ صلح ۱۳۲۶ ہش | ۲۰ صفر ۱۳۶۶ھ | ۱۴ جنوری ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۱

ملفوظات
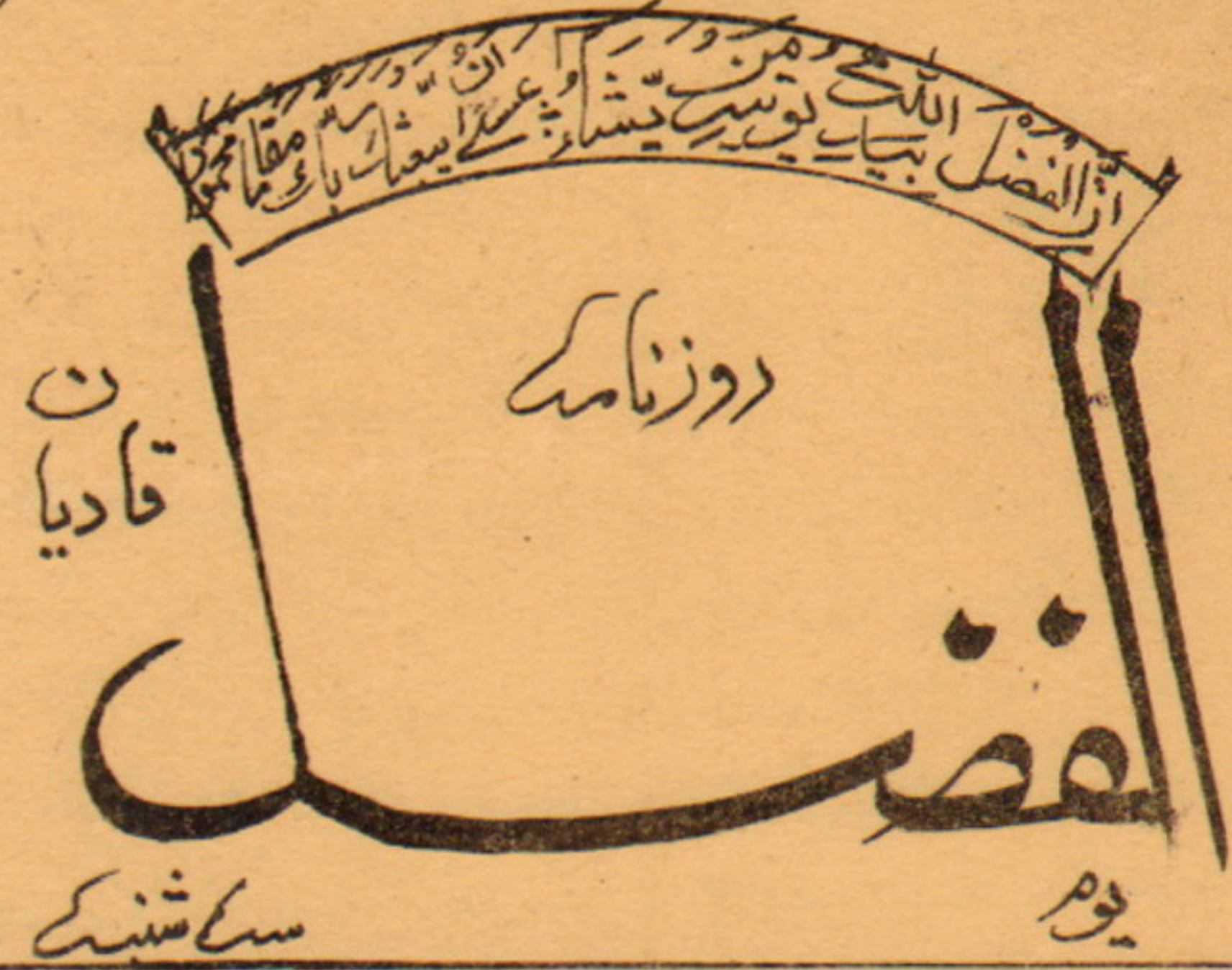
سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی

مجلس علم و عرفان

۲

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے یہ ارشادات اس وقت کے ہیں۔ جب حضور مرحومہ سیدہ ام طاہر رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے علاج کے سلسلہ میں لاہور تشریف فرما تھے۔ چونکہ یہ نہایت ضروری سوالات کے جوابات پر مشتمل ہیں۔ اس لئے دوستوں کے افادہ کے لئے انہیں باقساط شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

(لاہور ۵ فروری ۱۹۴۴ء)

سوال۔ اللہ تعالےٰ رحمٰن اور رحیم ہے مگر اتنی بڑی جنگیں ہوتی ہیں۔ ان کو بند کیوں نہیں کرا دیتا؟

جواب۔ اس کی رحمانیت اور رحیمیت چاہتی ہے۔ کہ ایسی جنگیں ہوں۔ ہم تو کہتے ہیں کہ ایسی خونی جنگوں کے بغیر اس کی رحمانیت اور رحیمیت ظاہر نہیں ہو سکتی۔ دھوکا یہ ہے۔ کہ یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ہر معاملہ کو ہمارے خیال کے مطابق کیوں نہیں کر دیتا۔ اگر اللہ تعالےٰ اس طرح کرتا تو اس سے انسانی سوسائٹی کا کوئی مقصد ثابت نہیں ہو سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان خدا تعالےٰ سے مقدرت لے کر آیا ہے۔ لوگ مختار کا لفظ بولتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں۔ قرآن کریم میں اس کے لئے لفظ مقدرت آیا ہے۔ اور اس کے معنے ہیں خیر یا شر کی طاقت۔ اگر انسان میں یہ طاقت نہ ہوتی۔ بلکہ خدا تعالےٰ اس سے جبری طور پر کام کراتا۔ تو پھر انسان سے وہ خوبیاں ظاہر نہ ہوتیں۔ اور انسانی زندگی کا مقصد پورا نہ ہوتا۔ مثلاً دریا چل رہا ہے وہ اپنی مرضی سے نہیں بہتا۔ بلکہ قانون قدرت جبری طور پر اسے چلاتا ہے۔ آگ جلاتی ہے۔ اب آگ اپنی مرضی سے ایسا نہیں کر رہی۔ بلکہ قانون قدرت کی وجہ سے ایسا کر رہی ہے۔ مگر انسان تمام باتیں اپنی مرضی سے کرتا ہے۔ پانی اپنی مادی خاصیتیں پوری کر رہا ہے۔ انسان اس طرح نہیں کر رہا انسان خواہ مومن ہوں یا کافر۔ سبھی اس بات کے قائل ہیں۔ کہ انسان کو اشرف المخلوقات پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اسے اشرف بنایا ہے۔ اور وہ طاقتور ہے۔ غیر مذہبی اور مذہبی سب کے سب اس کے اشرف المخلوق ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ اس کی محض وجہ یہ ہے۔ کہ اس کو خیر و شر کی طاقت دی گئی ہے۔ چاہے وہ نیکی کرے یا بدی۔ ورنہ فرض منصبی کے ادا کرنے کے لحاظ سے آگ اپنے فرض کو زیادہ اچھی طرح ادا کر رہی ہے۔ پانی اپنے فرض کو زیادہ اچھی طرح ادا کر رہا ہے۔ لیکن وہ مجبور ہیں۔ اور ہم ان کو انسان سے ادنےٰ سمجھتے ہیں مگر انسان اگر سو میں سے دس نیکی کے کام کرتا ہو۔ تو وہ اپنی مرضی سے کرتا ہے۔ وہ ایسے کام کرنے پر مجبور نہیں ہے لیکن آگ پانی اور ہوا کو اپنا کام مجبوراً کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ہم انہیں انسان سے ادنےٰ سمجھتے ہیں۔ مگر انسان کو یہ مقدرت حاصل ہے۔ کہ وہ نیکی بھی کر سکتا ہے۔ اور بدی بھی۔ اگر وہ بدی کو اختیار کرتا ہے۔ تو وہ بد کہلانے لگ جاتا ہے۔ اور اگر وہ نیکی اختیار کرتا ہے۔ تو وہ اعلےٰ درجہ کا نیک بھی کہلانے لگ جاتا ہے۔ اور یہ فسادات اس مقدرت کا نتیجہ ہیں۔ چونکہ اللہ تعالےٰ نے اسے صاحب اختیار بنایا ہے۔ اس لئے وہ بدی بھی اختیار کرتا ہے۔ اور خیر بھی۔ اب اگر اسکو بدی کرنے سے روک دیا جائے۔ تو یہ بھی باقی چیزوں کی طرح جیسے پانی ہوا پہاڑ وغیرہ ہیں بن جائے گا۔ اور اپنے اختیار سے کوئی راستہ اختیار نہیں کر سکے گا۔ اور پھر انسان نہیں رہے گا بلکہ پتھر بن جائے گا۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ کوئی شخص یہ پسند کرے گا۔ کہ اس کے اختیار کو چھین کر اسے پتھر بنا دیا جائے۔ یا اسے لکڑی جیسا بنا دیا جائے۔ کم از کم مجھے تو یہ اچھا نہیں لگتا۔ اس نے مجھے قتل کرنے کی طاقت رکھی۔ اس نے مجھ میں چوری کرنے کی طاقت رکھی۔ گالی دینے کی طاقت رکھی اور پھر صحیح طریقہ بھی بتا دیا۔ اگر میں صحیح طریق پر عمل کروں۔ تو میں اچھا اور نیک ہو جاؤنگا۔ اور اگر میں بُرے طریقوں پر عمل کروں۔ تو میں بُرا ہو جاؤنگا۔ اور مجھ پر خدا کا غضب ہوگا۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ یہ جو مقدرت اللہ تعالےٰ نے انسان میں رکھی ہے۔ یہ بہت اعلےٰ درجہ کی چیز ہے یعنی اس نے انسان میں خیر کی طاقت بھی رکھی۔ اور شر کی بھی میں یہ پسند نہیں کرتا۔ کہ آگ پانی یا پتھر کی طرح مجھے بھی بنا دیا جائے۔ میں اس بات کو ترجیح دونگا۔ کہ مجھ میں خیر کی طاقت بھی ہو اور شر کی بھی۔ اس اصول کا رد صرف اسی صورت میں جاری کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ دنیا بھر میں جبر جاری ہو۔

سوال۔ اگر کوئی آدمی کسی کو قتل کرنے لگے۔ تو کیا ہم اسے جبراً روک نہ دینگے اسی طرح اللہ تعالےٰ بھی فساد و جنگ کو کیوں نہیں روک دیتا؟

جواب۔ فرمایا ہم تو روکیں گے۔ اس لئے کہ ہمارا جبر اس کے قلب پر نہیں ہوتا۔ ہمارا جبر اسکے ہاتھوں پر ہوگا۔ خدا تعالےٰ کا جبر قلوب پر ہوتا ہے۔ اور جب قلوب پر

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

جبر ہو تو پھر انسان بے جان ہو جائیگا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کا تصرف دلوں پر ہوتا ہے۔

سوال:۔ کیا اللہ تعالےٰ اس کے ہاتھ کو روک نہیں سکتا۔ اور دل کو ویسے ہی رکھے؟

جواب:۔ وہ کر تو سکتا ہے۔ مگر اس کا اثر بھی قلوب پر ہی پڑے گا۔ مثلاً جب کوئی قتل کرنے کے لئے جاتا ہے۔ اور زید اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔ تو وہ سمجھتا ہے۔ کہ زید نے میرے ہاتھ کو پکڑا تھا۔ مگر جب کوئی چور چوری کرنے کے لئے جائے۔ تو یکدم اس کے قدم جم جائیں۔ اور قاتل جب قتل کرنے لگے۔ تو اس کا ہاتھ پکڑا جائے۔ تو فوراً قاتل یا چور کو احساس ہو جائیگا۔ کہ کوئی خدا ہے۔ جو اس کو ان باتوں سے روک رہا ہے۔ تو اس سے اس کے قلب پر اثر پڑیگا۔ اور جب خدا تعالےٰ اسے نظر آجائیگا۔ تو پھر توبہ کا فائدہ نہیں ہوگا۔

سوال:۔ کیا دخل ہو جانے سے کوئی نقص ہوتا ہے؟

جواب:۔ بڑا نقص ہوتا ہے۔ اس سے ترقی کی امید اور امنگ پیدا نہیں ہوتی۔ جب ہم لوگوں کو بتاتے ہیں۔ کہ سورج روشنی دیتا ہے۔ تو ہمیں اس انکشاف پر کوئی انعام نہیں دیتا۔ اس کے برعکس اگر ہم سوال نکالتے ہیں۔ تو ہمیں انعام ملتا ہے۔ اس طرح دخل ہونے سے ترقی کا رستہ بند ہو جاتا ہے۔

سوال:۔ خدا یہ نہیں کر سکتا۔ کہ جنگیں بھی بند کر دے اور لوگوں کے لئے ترقی کا رستہ بھی کھول دے؟

جواب:۔ جب انکشاف تامہ ہو جائے۔ تو پھر جبر شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے سوا دوسرا رستہ رہتا ہی نہیں۔

سوال:۔ جب ہم کسی کو بدی سے روکتے ہیں۔ تو کیا اس کا اثر اس کے قلب پر نہیں پڑتا؟

جواب:۔ جب ہم کسی پر جبر کرتے ہیں۔ تو اس سے اس کے قلب پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ منع کرنے والے مادی سامانوں کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ مگر جب خدا جبر کرے۔ تو اسے یقین ہو جائیگا۔ کہ وہ مجبور ہے۔ اور وہ مجبوراً نیکی کرے گا۔ اور اپنے ارادہ سے نہیں کریگا۔

سوال:۔ اگر اسے ایک بات سے روکا جائے۔ تو کیا وہ مجبوراً ہر بات کو ترک کر دیگا؟

جواب:۔ جب اسے ایک بات سے روکا جائیگا۔ تو پھر باقی بدیاں بھی نہیں کرے گا۔ دوسری بدیاں وہ کیوں کرنے لگا۔ مثلاً اگر کوئی شخص کوئی بدی کرنے لگے۔ اور یکدم اس کے کپڑوں میں آگ لگ جائے۔ یا اگر وہ چوری کرنے کے لئے جائے۔ تو اس کے قدم جم جائیں۔ تو اس سے وہ یہ سمجھیگا۔ کہ کوئی زبردست طاقت ہے۔ جو مجھے بدی کی طرف جانے نہیں دیتی۔ وہ نہ صرف بدی کرنے سے رک جائیگا۔ بلکہ وہ تو پاگل ہو جائیگا۔

سوال:۔ کیا اگر خدا اسے بدی کرنے سے روک دے۔ تو وہ کسی اور بات میں ترقی نہیں کر سکتا؟

جواب:۔ یہ نہیں ہے۔ کہ وہ ترقی نہیں کر سکتا۔ وہ بدی کی طرف نہیں جا سکتا۔ یہ تو ایک امتحان اور آزمائش ہوتی ہے۔ کہ آیا انسان بدیاں کرتا ہے۔ یا نیکیاں۔ باقی ترقی کے متعلق خدا خود فرماتا ہے۔ کہ انسان مرنے کے بعد بھی ترقی کرتا چلا جائیگا۔

سوال:۔ لیکن امتحان اور آزمائش کی کوئی حد ہونی چاہیئے۔ دنیا میں اندھے۔ لولے۔ لنگڑے ہوتے ہیں۔ ان کو اندھا۔ لولا۔ یا لنگڑا بنانے میں کیا حکمت ہے؟

جواب:۔ آپ نے اندھے۔ لولے۔ لنگڑے کی مثالیں پیش کی ہیں۔ اور آپ ان کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ مگر کیا آپ نے کبھی ان سے یہ پوچھا ہے۔ کہ آیا وہ بھی اس دنیا کو چھوڑنے کے لئے تیار ہیں یا نہیں۔ یا آپ یونہی اپنی طرف سے انکی ترجمانی کر رہے ہیں۔ میرے پاس کشمیر میں ایک ایم۔اے پاس شخص آیا۔ اور اس نے بھی اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا۔ میں نے کہا۔ کہ اگر آپ کو اس دنیا میں رہنا برا لگتا ہے۔ اور آپ اس دنیا سے اتنے بیزار ہیں۔ تو اس سے رہائی حاصل کرنا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ آپ اس مصیبت کی دنیا میں کیوں رہیں۔ اس نے کہا کہ آپ کوئی رہائی کی صورت نکال سکتے ہیں۔ میں نے کہا یہ تو بڑا آسان ہے۔ آپ بازار سے دو پیسے کا سنکھیا لے لیجئے۔ اور کھا لیجئے۔ یا اگر آپ کے پاس دو پیسے نہیں ہیں۔ تو سامنے چنار کا درخت کھڑا ہے۔ اس کے ساتھ لٹک کر مر جائیے۔ اس پر وہ کہنے لگا۔ کہ آپ تو گالیاں دے رہے ہیں۔ تو ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ باوجودیکہ لوگ دنیا سے بیزار ہیں۔ پھر بھی وہ اس میں زندہ رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم تو اندھے۔ لولے اور لنگڑوں کو دیکھتے ہیں۔ کہ وہ بھی کوشش کرتے ہیں۔ کہ اس مصیبت کی دنیا میں رہیں۔ اور زندہ رہیں۔

سوال:۔ کئی خودکشی کر کے مر بھی جاتے ہیں۔

جواب:۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ خودکشی کرنے والوں کی تعداد بہت کم ہے۔ ہم اکثریت کو دیکھتے ہیں۔ ننانوے اندھوں میں سے خودکشی کرنے والا صرف ایک ہی ملتا ہے۔ اور اس کے متعلق بھی یہی رائے ہوتی ہے۔ کہ اس نے خودکشی اس لئے کی تھی۔ کیونکہ اس کا دماغ خراب تھا۔ اگر اسے صحیح العقل بھی مان لو۔ تو بھی ننانوے (۹۹) کا فیصلہ ہمارے حق میں ہوتا ہے۔ اور آپ سمجھ رہے ہیں۔ کہ وہ مصیبت میں ہیں۔

سوال:۔ دنیا میں یہ جو مصائب ہیں۔ ان سے ہم یہ سمجھتے ہیں۔ کہ خدا نہیں ہے۔ اگر خدا ہو۔ تو وہ مصیبت ضرور دور کر دے۔ مگر چونکہ مصیبت دور نہیں ہوتی۔ اس لئے ہم سمجھتے ہیں خدا نہیں ہے۔

جواب:۔ میں نے اندھے کی مثال دی تھی۔ کہ اندھا بھی اپنے اندر جذبات رکھتا ہے۔ اور اس میں فیصلہ کرنے کی طاقت ہے۔ وہ خود فیصلہ کر سکتا ہے۔ کہ آیا اسے اس مصیبت کی دنیا میں رہنا چاہیئے یا نہیں۔ ہر شخص اپنے نفس کے متعلق فیصلہ کر سکتا ہے۔ کہ وہ دکھ میں ہے یا سکھ میں۔ یہ فیصلہ انسان خود کر سکتا ہے۔ کہ آیا وہ دنیا میں رہنا چاہتا ہے یا نہیں۔ میرا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ اکثریت جو فیصلہ کرے۔ وہی واجب ہوتا ہے۔ کیا میں نہیں جانتا۔ کہ احمدی تھوڑے ہیں۔ لیکن میں نے کہا تھا۔ ہر نفس اپنے متعلق فیصلہ کر سکتا ہے۔ کہ وہ زندہ رہنا چاہتا ہے یا نہیں۔ ہر شخص ایسی باتوں کو خود اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔ بہت تھوڑے لوگ ہیں۔ جو اس مصیبت کی دنیا سے مخلصی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

سوال:۔ عقلمندوں کی تعداد بھی بہت کم ہے؟

جواب:۔ میں نے کہا ہے کہ ہر شخص اپنے نفس کے متعلق فیصلہ کر سکتا ہے۔ کہ آیا وہ خوش ہے یا ناخوش۔ دنیا میں اکثریت ایسی ہے۔ جو اس دنیا میں رہنا چاہتی ہے۔ بعض فلسفی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ دنیا ناخوش ہے۔ اور وہ خوشی سمجھتے ہی نہیں۔ یہ ایسی بات ہے جسے میں تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ سوال کسی کے دل کے متعلق ہو اور اس کے اپنے عمل کے خلاف فلسفی فیصلہ کرے۔

اشاعتِ اسلام اور اشاعتِ احمدیت کے تبلیغی سلسلہ میں وعدوں کی آخری تاریخ

احمدیہ جماعت کا ہر وہ شخص جس کے دل میں خدا تعالےٰ کی محبت اور اسلام کی خدمت کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ تحریک جدید کے ماتحت اشاعتِ اسلام اور اشاعتِ احمدیت کا جو تبلیغی سلسلہ جاری ہے۔ جس کی تشکیل کا ایک خاکہ جلسہ سالانہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی زبان مبارک سے احباب سن چکے ہیں۔ وہ اگرچہ طوعی اپنی مرضی اور خوشی کا ہے۔ مگر "طوعی کہنا تو الگ رہا۔ اگر لوگ اس کے راستے میں روک بن کر بھی کھڑے ہو جائیں۔ تب بھی وہ راستہ نکال کر ضرور اس میں حصہ لے گا۔ کیونکہ اس کے دل میں جو محبت خدا تعالےٰ کی پائی جاتی ہوگی۔ اس محبت کی وجہ سے کوئی چیز اس کو خدمت اسلام سے روک نہ سکے گی۔"

تحریک جدید میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے والوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ **تحریک جدید کے وعدوں کی آخری تاریخ ۷ر فروری ہے**۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ تحریک جدید کے جہاد میں ۷ر فروری سے قبل اپنا وعدہ لکھوا دے۔ خواہ دفتر اول کے تیرھویں سال میں وعدہ کرنے والا ہو۔ یا نئی یا پنجہزاری جو دور دوم کے سال سوم کی ہے۔ اس میں شامل ہوتا ہو۔ مگر دور اول اور دور دوم والوں کو یہ بھی یاد رہے۔ کہ وعدے نمایاں اور غیر معمولی اضافہ سے ہوں۔ کیونکہ " جن کے ذریعہ فتح ہوگی۔ وہ وہی ہیں۔ جن کے دل ہر وقت قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اور جو مشکلات اور تکالیف میں زیادہ قربانی کرتے ہیں۔ انہی لوگوں کی کوشش سے فتح آتی ہے اور ان کی وجہ سے اللہ تعالےٰ کی برکات نازل ہوتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک جماعت احمدیہ کو قائم رکھنے والے یہی لوگ ہیں۔ جو ہر مصیبت میں قدم آگے بڑھاتے ہیں۔ اور کسی صورت میں بھی پیچھے ہٹنے کا نام نہیں لیتے۔

وکیل المال تحریک جدید

اردو شارٹ ہینڈ جاننے والے نوجوانوں کی ضرورت

ہماری جماعت میں جس قدر دوست اردو شارٹ ہینڈ سیکھے ہوئے ہوں۔ وہ از راہ کرم فوری طور پر نظارت دعوۃ و تبلیغ کو اپنے اسماء سے مطلع فرمائیں۔ تمام جماعتوں کے امراء، پریذیڈنٹ اور سکرٹری صاحبان اور خصوصاً لاہور۔ دہلی۔ حیدرآباد دکن کے عہدیداران اس طرف توجہ فرما کر اطلاعات مہیا فرمائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۴۷ء نمبر

سیّدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ

کی

مجلس علم و عرفان

قومی ترقی اتحاد میں مضمر ہے

قادیان ۱۳ ماہ صلح - آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مجلس میں رونق افروز ہوئے - چوہدری محمد علی صاحب ایم - اے نے ایک سکھ نوجوان کا اور چوہدری عبد الاحد صاحب ڈائرکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ نے اپنے ایک غیر احمدی دوست کا حضور سے تعارف کرایا۔ حضور ان سے مختلف امور کے متعلق کچھ دیر گفتگو فرماتے رہے۔ بسلسلہ گفتگو میں حضور نے اتحاد کی اہمیت کے متعلق ایک مختصر مگر پُر معارف تقریر فرمائی۔ اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔

فرمایا۔ ساری مصیبت اتحاد نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ مسلمانوں کی تعداد چالیس کروڑ بتائی جاتی ہے۔ اگر ان میں کچھ بھی اتحاد ہوتا۔ تو وہ چالیس پچاس کروڑ روپیہ سالانہ بڑی آسانی سے تجارت پر لگا سکتے ہیں۔ اور اس کے ذریعہ سے ایک قلیل مدت میں وہ عیسائیوں اور یہودیوں کو شکست دے سکتے ہیں۔ لیکن اتحاد نہ ہونے کی وجہ سے وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ اور تو اور اب تو مسلمان اپنے اس علاقہ کو بھی غیر کی دست برد سے نہیں بچا سکے۔ جو مذہبی لحاظ سے ان کے لئے قابل تعظیم ہے۔ چنانچہ حال ہی میں سعودی حکومت نے (جس کا حکمران ایک متعصب مسلمان سمجھا جاتا ہے) اپنے علاقہ کا سارا تیل امریکہ کو دے دیا ہے۔ حالانکہ اگر مسلمانوں میں کچھ بھی غیرت ہوتی۔ تو وہ اسے کبھی برداشت نہ کرتے۔ میرے نزدیک صرف بمبئی میں ہی ایسے مسلمان تاجر موجود ہیں۔ جو اس علاقہ کا سارا تیل خرید سکتے تھے۔ لیکن افسوس کہ ایک غیر قوم کو سارے ملک کے تیل کا ٹھیکہ دے دیا ہے۔

جب کسی قوم میں اختلاف نمودار ہو جائے تو وہ چھوٹی چھوٹی نہایت ادنےٰ اور ذلیل سی باتوں میں الجھ کر رہ جاتی ہے۔ کہیں پرنالے پر جھگڑا ہو جائے گا۔ کہیں کھیت کی منڈیر پر لڑائی ہو جائے گی۔ اور ان چھوٹی چھوٹی حقیر سی باتوں کے نتیجہ میں ساری قوم میں تفرقہ پڑ جائے گا۔ قرآن مجید اسی لئے بار بار اس بات پر زور دیتا ہے کہ نزدیک کی چیز دیکھنے کی بجائے دور کی چیز کو دیکھنا چاہیئے۔ نزدیک سے نظر آنے والی چیز ہمیشہ چھوٹی ہوتی ہے۔ اور دور سے نظر آنے والی چیز بڑی ہوتی ہے۔ جیسے پہاڑ ہے وہ ہمیشہ دور سے نظر آئے گا۔ نزدیک سے نہیں۔ جن قوموں میں تفرقہ ہو۔ اس کے افراد ہمیشہ نزدیک سے نظر آنے والے ادنےٰ درجہ کے فوائد کو دیکھتے ہیں۔ لیکن دور سے نظر آنے والے اجتماعی اور قومی مفاد کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ یہی نکتہ نہ سمجھنے کی وجہ سے قوموں میں تفرقہ پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ تباہ ہو جاتی ہیں۔

ہمارے ملک میں ہندو مسلم سوال بھی اسی وجہ سے ختم نہیں ہوتا۔ کہ ہندو چند ادنےٰ اور نزدیک سے نظر آنے والے فوائد کو تو دیکھ لیتے ہیں۔ لیکن آزادی حاصل ہونے سے جو عظیم الشان فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ انہیں نظر انداز کر دیتے ہیں۔ میں نے بڑا غور کیا ہے۔ لیکن مجھے کوئی ہندو صحیح معنوں میں سیاست دان نظر نہیں آیا۔ ورنہ وجہ کیا ہے۔ کہ وہ یہ سیدھی سی بات بھی نہیں سمجھ سکے کہ تعداد کے لحاظ سے بہرحال ہندوؤں اور مسلمانوں میں تین اور ایک کی نسبت رہے گی۔ اگر آزادی ملے گی۔ تو ایک مسلمان کے مقابلہ میں تین ہندو اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ کیونکہ اکثریت بہرحال اکثریت رہے گی۔ اسے کوئی اقلیت میں تبدیل نہیں کر سکتا۔ مسلمانوں کا مطالبہ اگر غیر معقول بھی ہو۔ تو پھر بھی اسے مان لینے میں ہندوؤں کو کوئی نقصان نہیں۔ بلکہ فائدہ ہی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ وہ یہ تو برداشت کر لیں گے کہ خود آزادی سے محروم رہیں اور انگریز کچھ عرصہ اور ہندوستان کو لوٹ لیں۔ لیکن یہ گوارا نہیں کرتے۔ کہ ملک کی آزادی سے مسلمان بھی کچھ فائدہ اٹھائیں۔ حالانکہ ملک کی آزادی اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کے بدلہ میں اگر انہیں ملک کا نصف حصہ بھی مسلمانوں کو دینا پڑے تو انہیں بخوشی دے دینا چاہیئے۔

مسلمانوں میں بھی اندرونی طور پر کوئی اتحاد نہیں۔ وہ کسی ایک بات پر جمع ہوتے ہی نہیں۔ حالانکہ اگر ان میں اتحاد ہوتا۔ تو ان کی مجموعی طاقت انہیں کہیں کا کہیں پہنچا سکتی ہے۔ کیونکہ قومی اتحاد سب کمزوریوں کو دور کر دیتا ہے فرد کو خواہ کتنی بھی قربانیاں کرنی پڑیں۔ وہ قومی اتحاد کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔

جماعت احمدیہ سے خطاب

مسلمانوں میں سے اللہ تعالےٰ نے آج ہماری جماعت میں اتحاد پیدا کیا ہے ہمیں اس کی قدر کرنی چاہیئے۔ ہر احمدی کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ خواہ کچھ بھی ہو جائے میں نے اپنے قومی اتحاد کو نہیں توڑنا اگر یہ اتحاد قائم رہا۔ تو دنیا کی سب نعمتیں تمہیں مل جائیں گی۔ دولت بھی آئے گی۔ جتھا بھی قائم رہے گا۔ اور رعب بھی رہے گا۔ کیونکہ دنیا کو معلوم ہو گا۔ کہ اگر ان میں سے ایک کو مارا۔ تو اس کا بدلہ لینے کے لئے ہزاروں لاکھوں آدمی اور آ جائیں گے اور جب تک دنیا کے دلوں میں تمہارے متعلق یہ احساس رہے گا۔ تمہیں کوئی ڈر نہیں۔ ہاں جس دن یہ احساس نہ رہا۔ اس دن اگر تم چالیس کروڑ بھی ہو جاؤ۔ تو کوئی رعب نہ ہو گا۔ ابھی تم بہت تھوڑے ہو۔ لیکن اب بھی دیگر مسلمانوں کی نسبت دنیا تمہاری زیادہ سنتی ہے۔ اگر تم ایک کروڑ ہو جاؤ۔ تو دنیا دیگر مسلمانوں کی نسبت کئی گنا زیادہ غور سے تمہاری بات سنے گی تب مسلمانوں کو اپنی کمزوری کا احساس ہو گا۔ اور وہ گروہ در گروہ تمہارے اندر شامل ہونے شروع ہو جائیں گے۔ اس وقت ہماری جماعت کی جو معمولی ترقی ہو رہی ہے۔ اس سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ اصل چیز یہ ہے کہ ہم اصل روح اور مغز کو قائم رکھیں۔ اگر مغز کو قائم رکھیں گے تو یہ سوال ہی نہیں ہے کہ سال میں کتنی ترقی ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر چیز کے لئے ایک مقام ہوتا ہے۔ اور ایک معین وقت ہوتا ہے۔ جیسے پہاڑ سے پانی کا قطرہ قطرہ گرتا ہے۔ دیکھنے والے سمجھتے ہیں۔ کہ ان قطروں اور دریا کے درمیان بڑا فاصلہ ہے۔ لیکن ایک وقت آتا ہے۔ جب یہی قطرے یکدم دریا میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ایک وقت آئے گا۔ جب ہماری جماعت یکدم ترقی کر کے کہیں سے کہیں جا پہنچے گی۔ (انشاء اللہ) جب تک وہ وقت نہیں آتا۔ اس وقت تک ضرورت صرف اس امر کی ہے۔ کہ ہم اپنی روح کو قائم رکھیں۔ اور کسی قیمت پر بھی اپنے قومی اتحاد میں رخنہ پیدا نہ کریں۔ اگر یہ روح قائم رہی۔ تو ہماری کامیابی اور غلبہ میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ (خورشید)

خدام الاحمدیہ کے ضروری اعلانات

شعبہ تعلیم کے ماتحت چوتھا انعامی مقابلہ انصار سلطان القلم ہو رہا ہے۔ جس کی میعاد ۳۱ جنوری ہے۔ اس کے لئے "آخری زمانہ کی علامات" مقرر کیا گیا تھا۔ بعض خدام کو اس عنوان کے متعلق غلط فہمی ہوئی ہے۔ اس سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی علامات ہیں۔ یعنی وہ کونسی علامات ہیں۔ جن سے حضور کے اس زمانہ کا تعین ہوتا ہے

مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

امن کا اوتار

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے ٭ ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

(۳)

حقیقی امن اور شانتی

جماعت احمدیہ کرشن قادیانی کے الہامات اور کشوف کی بناء پر امید رکھتی ہے کہ ہندوستان میں شانتی صرف اسی کے ذریعہ سے قائم ہو سکتی ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت بھارت ورش میں بد امنی کو دور کرکے شانتی پیدا نہیں کر سکتی۔ اگر کوئی بھارت نواسیوں کو بد امنی اور تباہی سے بچا سکتا ہے۔ تو وہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی ہے۔ کیونکہ پرم پتا پرماتما نے اپنے فضل و کرم سے اس زمانہ کی نجات کو بھگوان کرشن قادیانی کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے۔ وہی لوگ امن میں رہیں گے۔ جنہوں نے کہ ان کی آگیا کا پالن کیا۔ وہ لوگ کبھی بھی دائمی اور حقیقی امن کو نہیں پا سکتے۔ جنہوں نے ان کی آگیا کا پالن نہیں کیا۔ ہمارے موجودہ گرو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ میں اس بات کو صاف طور پر فرمایا ہے کہ حقیقی امن اور شانتی ہمارے ذریعہ ہی قائم ہوگی۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ :۔

"ہندو مانیں یا نہ مانیں۔ مسلمان مانیں یا نہ مانیں۔ انگریز مانیں یا نہ مانیں۔ لیکن حقیقت یہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جس نے احمدیت کو قائم کیا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اب سوائے احمدیت کے اور سوائے احمدیت کے رہنما کے پیچھے چلنے کے کوئی علاج ان مشکلات کا نہیں۔ اور آہستہ آہستہ دنیا خود اس کے لیے مجبور ہوگی۔"

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے متعدد بار اپنے خطبات اور مجلس عرفان میں فرمایا۔ کہ حقیقی امن اور پائیدار امن صرف جماعت احمدیہ کے پیشوا کے بتائے ہوئے اصولوں پر چلنے سے ہوگا۔ وہ سکیم جو ان اصولوں کو نظر انداز کرکے بنائی جائے گی۔ وہ کبھی بھی حقیقی امن اور شانتی کو پیدا نہیں کر سکے گی۔ چنانچہ اب ہندوؤں کا سمجھدار طبقہ بھی اس طرف آرہا ہے۔ کہ حقیقی شانتی پرماتما کے بتائے ہوئے سدھانتوں پر ہی ہوگی۔

معزز ہندو دوستوں کی رائے

ہندوؤں کا سمجھدار طبقہ جنہوں نے احمدیت کا گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے۔ وہ بھی احساس کر چکے ہیں۔ کہ حقیقی امن اور شانتی جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہی دنیا میں قائم ہوگی۔ چنانچہ پنڈت مدن گوپال جی پاراشر اپنے ایک ٹریکٹ بنام "اہنسا کا اوتار" میں لکھتے ہیں کہ "آج جبکہ افراتفری کے اس زمانے میں زمین آگ اگل رہی ہے۔ بھائی بھائی کے خون کا پیاسا ہو رہا ہے۔ ہر طرف فتنہ و فساد ظلمت و سیاہ کاری کا دور دورہ ہے۔ کذب و کفر کی تاریکی ہر سو چھائی ہوئی ہے۔ ہندوستان میں احمدی ایک ایسی جماعت موجود ہے۔ جس کا ہر فرد صحیح معنوں میں ستیہ اور اہنسا کا پجاری ہے۔ اگر کذب و افتراء اپنا پیشہ خصوصی نہ ہو۔ اور مذہبی تعصب و عناد کی عینک اپنی آنکھوں پر نہ چڑھی ہو۔ تو اس حقیقت کو ہمیں تسلیم کرنا ہی پڑے گا۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیت جن کی پاک روح اس جماعت میں کام کر رہی ہے۔ عین ضرورت کے وقت پرماتما کی طرف سے مذہبی مجادلات میں دلآزاری کا خاتمہ کرکے دنیا بھر میں امن اور آشتی کے پھیلانے کے لیے مبعوث کئے گئے تھے۔ اگرچہ وہ مقدس انسان جو صلح کا شہزادہ بن کر دنیا میں آیا تھا۔ آج اس جماعت کے درمیان موجود نہیں۔ تو بھی ان کی پاک تعلیم سے روحانیت کے رنگ میں رنگے ہوئے لاکھوں احمدی جنہیں اطمینان و سکون حاصل ہے۔ میرے اس بیان کے گواہ ہیں۔ کہ آپ سچ مچ اہنسا کے اوتار تھے۔

پھر آپ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے احمدیت کا مطالعہ تو اس کی مخالفت کرنے کے خیال سے شروع کیا تھا۔ لیکن نتیجہ اس کے بالکل برعکس ہی برآمد ہوا۔ میں جو کبھی احمدیت کا نام سن کر چڑا کرتا تھا۔ احمدیت کا مطالعہ کرنے کے بعد اس بات کا قائل ہو گیا۔ کہ احمدیت ان مومنوں کی جماعت ہے۔ جو اخوت کے علمبردار اور اہنسا کے پجاری ہیں۔ اور جس کی بنیاد ان اصولوں پر قائم ہے۔ جو پرماتما کے بنائے ہوئے ہیں۔ اور جنہیں اپنا لینے سے ہی منش کا کلیان ہو سکتا ہے۔ اہنسا کا اوتار صـ۳۔

پھر آپ فرماتے ہیں۔ کہ

حضرت مسیح موعود پرماتما کی طرف سے دنیا بھر میں امن اور آشتی پھیلانے کے لیے مبعوث ہوئے تھے۔ جیسا کہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں میرا یقین ہے۔ کہ حضرت مرزا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی موعود عین ضرورت کے وقت پرماتما کی طرف سے مذہبی مجادلات میں دلآزاری کا خاتمہ کرنے کے لیے اور دنیا بھر میں امن و آشتی پھیلانے کے لیے مبعوث کئے گئے تھے۔

پھر آپ لکھتے ہیں کہ اس گئے گذرے زمانہ میں جبکہ سائنس کی روشنی میں بنی نوع انسان کو وجود الہٰی سے منکر بنا کر ان میں دہشیانہ سپرٹ داخل کر دی ہے۔ اس اہنسا (امن) کے اوتار حضرت مسیح موعود کے لاکھوں پیرو ستیہ اور اہنسا کی زندہ تصویر بنے ہوئے ہر بنی نوع انسان کو پرماتما کی ذات مقدس پر اٹل وشواش رکھنے کی ہدایت کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی اس پاک تعلیم اور ان کے پیروؤں کی ایثار اور قربانی اور اس ذات گرامی پر اٹل وشواش کو دیکھ کر کوئی انسان جس میں سوچنے اور سمجھنے کا ذرا بھی مادہ ہے۔ اس حقیقت سے کبھی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ آپ (علیہ السلام) سچ مچ اہنسا کے اوتار تھے۔ صـ۱۵

انتم پرارتھنا

آخر میں میں بڑے پریم اور شردھا سے ان بھائیوں کی سیوا میں پرارتھنا کرتا ہوں۔ جو کہ دنیا میں امن کے قیام کے لیے یگیہ کر رہے ہیں۔ کہ حقیقی امن اور شانتی صرف یگیہ کرنے سے نہیں ہوگی۔ بلکہ ان پوتر اصولوں کو سویکار کرنے سے ہوگی۔ جن کو ورتمان یگ کے گرو۔ امن کے اوتار بھگوان کرشن قادیان نے ایشور کی آگیا پا کر دنیا کے سامنے پیش کئے۔ جب تک ان نیموں کو سویکار نہیں کیا جائے گا۔ لاکھ جتن کرو حقیقی اور پائیدار امن نہیں ہوگا۔ پس اگر آپ حقیقی شانتی چاہتے ہو۔ تو اس امن کے اوتار کے چرنوں میں آؤ۔ جس میں آکر آپ کا اور آپ کے دیش کا اور آپکی جاتی کا اور آپ کے وطن کا اور آپکی سنتان کا کلیان ہے جیسا کہ آپ فرماتے ہیں :۔ "امن است در مکان محبت سرائے ما" اس کے بغیر آپ ہرگز ہرگز حقیقی امن اور شانتی کو پراپت نہیں کر سکتے۔ موجودہ زمانہ میں پرماتما نے یہی مقدر کیا ہے۔ پس آپ اپنے دیش اور اپنی اولادوں پر رحم کرتے ہوئے حقیقی امن کے اوتار کے دامن کے ساتھ وابستہ ہو جاؤ۔ تاکہ تم حقیقی امن اور شانتی کو پراپت کر سکو۔ پرم پتا پرماتما آپ کو اس کی توفیق دے۔ کہ آپ امن کے اوتار کو سویکار کرکے دنیا میں شانتی ستھاپن کرنے کا باعث ہوں آمین۔

بھگوان کرشن قادیانی کا انوچر محمد عمر

انسداد فرقہ وارانہ فسادات و مظلومین بہار فنڈ

اب جبکہ بفضل تعالیٰ جلسہ سالانہ کے ایام بخیر و خوبی گذر گئے ہیں۔ اور اکثر احباب اپنے اپنے گھروں کو واپس پہنچ چکے ہیں۔ جملہ احباب کو مظلومین بہار کے لیے چندہ اکٹھا کرنے کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ احباب پر واضح ہو۔ کہ چالیس ہزار روپیہ سے اوپر براہ راست بہار کے مظلومین کی امداد پر اس وقت تک خرچ کیا جا چکا ہے۔ اور اس سلسلہ میں اور بہت سے اخراجات درپیش ہیں۔ اس کے علاوہ خود مرکز میں ایسے کام اسی سلسلہ میں پڑے ہیں۔ جو بہت بڑا خرچ چاہتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق کم از کم ڈیڑھ لاکھ روپیہ مرکز سلسلہ قادیان اور باہر کی جماعت سے اکٹھا ہونا چاہیئے۔ لیکن اس وقت تک چندہ جس رفتار سے ہو رہا ہے۔ یا مرکز میں اس کے متعلق اطلاعیں آئی ہیں۔ وہ ایسی تسلی بخش نہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ احباب نے اس اپیل کی اہمیت کے متعلق پورے غور و فکر سے کام نہیں لیا۔ اس لیے جملہ عہدیداران جماعتہائے قادیان اور جماعتہائے بیرون کی خدمت میں پر زور درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس بارہ میں اپنا فرض سرگرمی اور توجہ سے ادا کریں۔ اور وعدوں کی فہرست جلدی بھجوائیں۔ اور کوشش کرکے وعدے اس مقدار کے مطابق لئے جائیں۔ جو نظارت ہذا کی چٹھی ۱۲ مظلومین بہار مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۴۶ء میں تحریر کی گئی ہے۔ (ناظر بیت المال)

ذکر حبیب علیہ السلام

تمثیلاتِ مسیح موعودؑ

۲۶ دسمبر ۱۹۴۶ء جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت مفتی محمدؐ صادق صاحب نے جو تقریر فرمائی۔ اس کی تیسری قسط درج ذیل کی جاتی ہے۔

حالتِ فنائی الفناء کی تمثیل

سالک کو دو حالتیں پیش آتی ہیں۔ ایک سکریت کی اور دوسری فنائی الفناء کی۔ ان کی توضیح کرتے ہوئے فرمایا " سکریت اور فنائی الفناء میں موجب اور علت کا فرق ہے یعنی سکریت کی حالت میں موجب اور علت ایک ظلمت ہے جو سکریت کے پیدا ہونے کا باعث ہے۔ وجہ یہ کہ سکریت اس سے پیدا ہوتی ہے کہ رطوبت مزاجی دماغ پر سخت غلبہ کر لیتی ہے یہانتک کہ دماغی قوتوں کو ایسا دبا لیتی ہے۔ کہ انسان بیہوش ہو کر سو جاتا ہے اور کچھ ہوش نہیں رہتی۔ پس وہ چیز جس سے سکریت وجود پکڑتی ہے ایک ظلمت ہے جو اپنی اصل حقیقت میں مغائر اور منافی حواس انسانی کے ہے جس کا غلبہ ایک ظلماتی حالت نفس پر طاری کر دیتا ہے۔ اور آلات احساس کو اس قدر تعطل اور بیکاری میں ڈالتا ہے کہ ان کو عجائبات روحانی کا ماجرا کچھ بھی یاد نہیں رہتا۔ لیکن فنائی الفنا کی حالت کا موجب اور علت یعنی سبب ایک نور ہے یعنی تجلیات صفات الٰہیہ جو بعض اوقات بعض نفوس خاصہ میں یکلخت ایک ربودگی پیدا کرتے ہیں جس کے باعث سے شعور سے بے شعوری پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسے ایک نہایت لطیف اور تیز عطر بکثرت ایک مکان میں رکھا ہوا ہو تو ضعیف الدماغ آدمی کی بعض اوقات قوت شامہ کثرت خوشبو سے مغلوب ہو کر ایسی بے حس ہو جاتی ہے کہ کچھ شعور اس خوشبو کا باقی نہیں رہتا۔ غرض سکریت کی حالت پیدا ہونے کے لئے مؤثر اور موجب ایک ظلمت ہے اور فنائی الفناء کی حالت کے پیدا ہونے کے لئے مؤثر اور موجب ایک نور ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ چشم بینا کے لئے دو طور کے مانع رؤیت ہوتے ہیں یعنی دو سبب سے ایک ہو جاتی ہے انسان کی آنکھ دیکھنے سے رہ جاتی ہے۔ ایک تو سخت اندھیرا جس کی وجہ سے نور بینائی محجوب ہو جاتا ہے اور دیکھنے سے رک جاتا ہے اور کچھ دیکھ نہیں سکتا۔ یہ حالت تو سکریت کی حالت سے مشابہ ہے۔ دوسری مانع بصارت سخت روشنی ہے کہ جو بوجہ اپنی شدت اور تیزی شعاع کے آنکھوں کو رؤیت کے فعل سے روکتی ہے اور دیکھنے سے بند کر دیتی ہے۔ جیسے یہ صورت اسی حالت میں پیش آتی ہے کہ جب عضو بصارت کو ٹھیک ٹھیک سورج کے مقابلہ پر رکھا جائے۔ یعنی جب آنکھوں کو آفتاب کے سامنے کیا جائے کیونکہ یہ بات نہایت بدیہی ہے کہ جب آنکھ آفتاب کے محاذات میں ٹکٹکی باندھے یعنی آفتاب کی آنکھ اور انسان کی آنکھ آمنے سامنے ہو جائیں۔ تو اس صورت میں بھی انسان کی آنکھ فعل بصارت سے بکلی معطل ہو جاتی ہے۔ اور روشنی کی شوکت اور ہیبت اس کو ایسا دباتی ہے کہ اس کی تمام قوتِ بینائی اندر کی طرف بھاگتی ہے۔ پس یہ حالت فنائی الفناء کی حالت سے مشابہ ہے اور اس فقدان رؤیت میں جو دونوں طور ظلمت اور نور کی وجہ سے ظہور میں آتا ہے سکریت اور فنائی الفناء کا فرق سمجھنے کے لئے بڑا نمونہ ہے۔ مگر بایں ہمہ باطنی کیفیت جس کا موجب تجلیات الٰہیہ اور جذبات غیبیہ ہوتے ہیں۔ بیچوں اور بیچگون ہیں۔ جس میں اجتماع ضدین بھی ممکن ہے۔ باوجود بے شعوری کے شعور بھی ہو سکتا ہے۔ اور باوجود شعور کے بے شعوری بھی ہو سکتی ہے۔ مگر ظلماتی حالات میں اجتماع ضدین ممکن نہیں۔ وہ عالم اس عالم سے بکلی امتیاز رکھتا ہے۔

ولا تضربوا للّٰہ الامثال اس جہت سے لکھا گیا تھا کہ فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکاء وخر موسیٰ صعقا موسیٰ علیہ السلام کا بیہوش ہو کر گر جانا ایک واقعہ نورانی تھا۔ جس کا موجب کوئی جسمانی ظلمت نہ تھی بلکہ تجلیات صفات الٰہیہ جو بصفائت اشراق نور ظہور میں آتی تھیں۔ وہ اس کا موجب اور باعث تھی جن کی اشراق تام کی وجہ سے ایک عاجز بندہ عمران کا بیٹا بیہوش ہو کر گر پڑا۔ اور اگر عنایت الٰہیہ اس کا تدارک نہ کرتی تو اسی حالت میں گداز ہو کر نابود ہو جاتا مگر یہ مرتبہ توفیقات کاملہ کا انتہائی درجہ نہیں ہے۔ انتہائی درجہ وہ ہے جس کی نسبت لکھا ہے ما زاغ البصر وما طغیٰ۔ انسان زمانہ سیر سلوک میں اپنے واقعات کشفیہ میں بہت سے عجائبات دیکھتا ہے۔ اور انواع اقسام کی واردات اس پر وارد ہوتی ہیں۔ مگر اعلیٰ مقام اس کا عبودیت ہے۔

روّی پان کی تمثیل

فرمایا۔ اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو۔ اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے۔ اور روّی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کو مخفی خیالات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو۔ اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو روّی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو۔

انسانوں کی مثال کانوں کیساتھ

انسان کی فطرتی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا " بلاشبہ یہ بات ماننے کے قابل ہے کہ انسان میں کوئی نہ کوئی فطرتی خوبی ہوتی ہے۔ جس پر وہ ہمیشہ ثابت اور مستقل رہتا ہے۔ اور اگر ایک کافر کفر سے اسلام کی طرف انتقال کرے تو وہ فطرتی خوبی ساتھ ہی لاتا ہے۔ اور اگر پھر اسلام سے کفر کی طرف انتقال کرے تو اس خوبی کو ساتھ ہی لے جاتا ہے۔ کیونکہ فطرۃ اللّٰہ اور خلق اللّٰہ میں تبدل اور تغیر نہیں۔ افراد نوع انسان مختلف کانوں کی طرح ہیں۔ کوئی سونے کی کان۔ کوئی چاندی کی کان کوئی پیتل کی کان ..... بلاشبہ یہ مسلم مسئلہ ہے کہ مسلمان تو مسلمان ہیں کفار میں بھی بعض فطرتی خوبیاں ہوتی ہیں۔ اور بعض اخلاق انہیں فطرتاً حاصل ہوتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے مجسم ظلمت اور سراسر تاریکی میں کسی چیز کو بھی پیدا نہیں کیا۔ ہاں یہ سچ ہے کہ کوئی فطرتی خوبی بجز حصول صراط مستقیم کے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ موجب نجاتِ اُخروی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اعلیٰ درجہ کی خوبی ایمان اور خداشناسی اور راست روی اور خدا ترسی ہے۔ اگر وہی نہ ہوئی تو دوسری خوبیاں ہیچ ہیں۔

توحید کے انتہائی مقام کی تمثیل شاہی خیمہ سے

فرمایا " اگرچہ درگاہ احدیت بے نہایت ہے۔ لیکن جس کمال توحید کو انسان اپنے مجاہدہ سے اپنی کوشش سے۔ اپنے تزکیہ نفس سے اپنے سیر و سلوک سے حاصل کرنا چاہتا ہے وہ یہیں تک ہے پھر بعد اس کے مخفی تفضلات الٰہیہ اور مواہب لدنیہ ہیں جن تک کوششوں کی راہ نہیں۔ ساری کوششیں اور محنتیں صرف اس حد تک ہیں کہ انسان اپنے نفس اور تمام خلق کو ہیچ اور لاشے سمجھ کر اور اپنے ہوا اور ارادہ سے باہر ہو کر بکلی خدا تعالےٰ کے لئے ہو جائے۔ اور اپنی ناچیز ہستی مشہود ہستی حقیقی سوائے حضرت باریتعالےٰ کے نابود اور معدوم دکھائی دے۔ اور جیسا فی الواقعہ انسان محبت وجود حضرت قادر مطلق کے سوائے ہیچ اور ناچیز ہے ایسی ہی حالت پیدا ہو جائے گویا اب بھی وہ نیست ہی ہے۔ جیسا پہلے نیست تھا یہ مرتبہ عبودیت کی آخری ہے۔

یہی اس توحید کا انتہائی مقام ہے جو سعی اور کوشش اور سیر و سلوک سے حاصل کرنا چاہیئے۔ یہ سچ ہے کہ بعد اس کے مرتبہ سیر فی اللّٰہ ہے۔ لیکن اس مرتبہ کے حصول کے لئے کوششوں کو دخل نہیں۔ بلکہ یہ محض بطریق فضل اور موہبت کے حاصل ہوتا ہے۔ اور کوششیں صرف اسی مرتبہ فنا تک ختم ہو جاتی ہیں۔ مثلاً ایک شخص کئی منزلیں طے کر کے بادشاہ کے ملنے کے لئے آیا ہے۔ اور جس قدر راہ میں مانع تھے۔ سب سے خلاصی پا کر بادشاہ خیمہ تک پہنچ گیا ہے۔ اب خیمہ کے اندر جانا اس کا کام نہیں ہے۔ بلکہ وہ اپنا کام سب کر چکا ہے اور خیمہ میں داخل کرنا اور بارگاہ میں دخل دینا یہ خاص بادشاہ کا کام ہے کہ جو ایک خاص اجازت بادشاہ پر موقوف ہے۔ ناچیز بندہ کیا حقیقت رکھتا ہے کہ جو اپنی بشری طاقتوں کے ذریعہ سے اور اپنے اختیار سے خود بخود بلا اجازت بارگاہ میں داخل ہو جائے۔ (باقی)

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر میں اطلاع کر دے
(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۶۷۳ منکہ اکبر حسین احمد ولد مومن حسین صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمرہ ۲۷ سالی بیدائشی احمدی ساکن احمدی حیدر آباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ رمضان المبارک ۱۳۶۵ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں اور مجھے اس وقت ماہوار ۱۳۲ روپے ملتے ہیں۔ اگر کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ یا کسی اور نوعیت کی پیدا ہو گی تو میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کو داخل صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ ماہوار اضافہ ہوگا تو اس کی اطلاع مرکز کو دیتا رہوں گا میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

العبد:۔ اکبر حسین احمد گواہ شد حمید احمد خان گواہ شد:۔ نذر حسین برادر موصی گواہ شد۔ احمد حسین برادر موصی

۹۷۳۴ منکہ امیر الدین ولد نواب الدین صاحب قوم گوجر پیشہ زمینداری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کریم پور ڈاکخانہ نواں شہر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴۶ ۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔ میری سالانہ آمد فی کیصد روپیہ ہو جاتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی:۔ العبد:۔ امیر الدین موصی نشان انگوٹھا گواہ شد:۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ چوہدری محمد الدین موصی ۸۸۰۶ کریم پور

۹۵۲۱ منکہ حسین بخش ولد فقیر قوم جٹ ملاح پیشہ زمینداری عمرہ ۷۰ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن میانی نانو ڈاکخانہ گگے کے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں صرف سالانہ آمدنی پر گزارہ ہے۔ جو تقریباً ایک من گندم پختہ سال تمام میں ہو جاتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد: حسین بخش موصی نشان انگوٹھا گواہ شد:۔ رحمت اللہ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ میانی نانو گواہ شد:۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

۹۷۰۹ منکہ حشمت بیگم زوجہ چوہدری محمد سلیمان صاحب قوم ارائیں عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن مو ڈاکخانہ پرتاب پورہ ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۶ ۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت سوائے حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بصورت اراضی ایک کنال ۳ مرلہ بعوض مبلغ ۲۰۰ روپیہ ملی ہوئی ہے۔ کاغذات سرکار میں میرے نام درج شدہ ہے۔ اس کے علاوہ ایک سنگر مشین ۵۰ روپے میں خریدی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ ۶۵۰ روپے میں نے اپنے خاوند سے لینا ہے۔ کل رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کرونگی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی الامتہ:۔ حشمت بیگم بقلم خود گواہ شد: چوہدری محمد سلیمان خاوند موصیہ گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا

۹۷۳۶ منکہ جنت بیگم بنت سلیمان صاحب مرحوم قوم گوجر پیشہ زراعت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کریم پورہ ڈاکخانہ نواں شہر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴۶ ۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد صرف دوصد روپیہ ہے۔ جو میرے بھائی محترم محمد لقمان صاحب کی طرف سے بطور عطیہ ملا ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ میری وفات پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ الامتہ:۔ جنت بی بی مذکور موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا گواہ شد: محمد لقمان برادر موصیہ بقلم خود

گواہ شد: محمد عیسیٰ امیر جماعت احمدیہ کریم پورہ

۹۷۶۴ منکہ نہتو بیگم زوجہ چوہدری غلام محمد صاحب قوم گوجر عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن کریم پور ڈاکخانہ نواں شہر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴۶ ۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیور نقرئی چوڑیاں ۲۵ تولے بند نقرئی وزنی ۲۵ تولے ٹھنڈ یرا نقرئی وزنی ۲۵ تولہ کنگن نقرئی وزنی ۲۵ تولہ کل چاندی ۱۰۰ تولہ حق مہر ۳۲/- بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ کل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ الامتہ: نہتو بیگم نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا گواہ شد: غلام محمد خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔

حصّہ داران کشید روغن کیلئے خوشخبری

کارخانہ کشید روغن کی رجسٹری ہو چکی ہے۔ جس کیلئے احباب بہت منتظر تھے۔ اس اعلان کے ذریعہ دوستوں کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ دوست اپنے اپنے حصہ کے روپیہ کو محفوظ رکھیں اور الفضل کے ذریعہ سے ہی پراسپکٹس چند دنوں کے اندر شائع ہو جائینگے تو پھر اس کے مطابق رقوم کو مطلوبہ جگہ پر بھجوانے کا انتظام کریں

(وکیل الصنعت والحرفت تحریک جدید قادیان)

احمدیت کے متعلق پانچ سوالات

۱۔ احمدیت کا اقرار کرنا ضروری ہے

۲۔ احمدی امام کے پیچھے نماز کیوں جائز نہیں۔

۳۔ قرآن شریف میں خدا تعالےٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے۔ پھر ہم کیوں احمدی نام رکھیں۔ اور نیا فرقہ قائم کریں۔

۴۔ کیا قرآن شریف وحدیث شریف سے فرض ہے کہ ہم اپنی نجات کے لئے مسیح مہدی کو علانیہ طور پر مانیں۔

۵۔ کیا مذکورہ بالا حالات کے ماتحت خفیہ بیعت قبول کیجائیگی

جواب:۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ دوسرا ایڈیشن مزید اضافے کے ساتھ شائع کیا گیا ہے طالب حق کو مفت تبلیغ کے لئے ایک دو پیسہ کے ٹکٹ آنے۔ معہ محصولڈاک۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

اعلان نکاح

میرے بھائی میاں محمد اشرف صاحب کی لڑکی خالدہ بیگم کا نکاح ہمراہ شیخ مشتاق احمد صاحب ابن شیخ محمد صدیق صاحب محلہ دارالرحمت سے بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب نے آج بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ بابرکت فرمائے۔ آمین

خاکسار محمد شریف پنشنر ای اے سی دارالانوار قادیان

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں مینیجر

عرق نور (رجسٹرڈ)

ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ پرانی کھانسی۔ دائمی قبض۔ درد کمر۔ جسم پر خارش دل کی دھڑکن۔ یرقان۔ کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بے قاعدگی کو دور کر کے سچی بھوک کو پیدا کرتا ہے۔ اور اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعصاب کو دور کر کے قوت بخشتا ہے۔

عرق نور۔ عورتوں کی جملہ امراض خصوصاً ایام ماہواری کی بیقاعدگی کو دور کر کے قابل اولاد بناتا ہے۔ بانجھ پن اکٹھرا کی لاجواب دوا ہے۔

نوٹ:۔ عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز

عرق نور رجسٹرڈ قادیان پنجاب

اکسیر شباب

یہ دوا نہایت مفید اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ اس میں کشتہ سونا مشک اور بہت سی قیمتی ادویہ پڑتی ہیں۔ اس کی تعریف کرنا لاحاصل ہے۔ اس کے استعمال سے ہی اس کی خوبیاں معلوم کی جاسکتی ہیں نہایت مقوی ادویہ سے اس کو ترتیب دیا گیا اور تمام اعضائے رئیسہ کی طاقت کا اس میں خیال رکھا گیا ہے۔ قیمتی فی شیشی ۷/- سات روپے علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

تارک افیون

:۔ مدک چانڈو افیون کی تباہ کاریاں ظاہر ہیں۔ لوگ اس کو بھی استعمال کر کے اپنی زندگی کو اپنے ہاتھوں مٹا رہے ہیں اور اپنی زندگی کی اُمنگوں کو یاس حسرت سے بدلتے ہیں۔ غرضیکہ افیون کا استعمال ہر صورت میں بُرا ہے اور افیون کھا کر اپنے روپے کو برباد کرتے ہیں۔ اس دوا کے استعمال سے افیم مدک چانڈو ہمیشہ کیلئے چھوٹ جائیگی۔ یہ نہایت مجرب دوا ہے۔ اس سے نہ آنسو بہتے ہیں نہ ناک بہتی ہے نہ جمائی آتی ہے نہ پیٹ میں مروڑ ہوتا ہے نہ ہاتھ پیروں میں درد ہوتا ہے۔ بالکل چھوٹ جاتی ہے قیمت پانچ روپے صرف پتہ:۔ حکیم مولوی ثابت علی انچارج بان محمود نگر بستہ گنج

کسی قوم کی صنعت وحرفت ہی اس کی اقتصادی خوشحالی کا باعث ہو سکتی ہے

شائع کردہ دی پاونیئرن انڈسٹریز قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کراچی ۱۳ جنوری:- بندرگاہوں کے مزدوروں کی ہڑتال ابھی تک جاری ہے۔ حکومت کی طرف سے مناسب سمجھوتہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ فوجی افسروں کی مدد سے ایک سکیم تیار کی گئی ہے جس کے مطابق سمجھوتہ نہ ہونے کی صورت میں فوج کی مدد سے اناج جہازوں سے اتارنے اور ملک کے مختلف علاقوں میں بھیجنے کا انتظام کیا جائیگا۔ ادجن ٹائن سے آیا ہوا اناج آج فوجی دستوں نے جہازوں سے اتارنا شروع کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک ذمہ دار افسر نے بتایا۔ کہ حکومت محض اس ہڑتال کی وجہ سے ملک کے ایک آدمی کو بھی بھوکا نہ مرنے دے گی۔

نئی دہلی ۱۳ جنوری۔ حکومت ہند نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ کہ سرحدی قبائل کے خلاف موجودہ فوجی کارروائی کا مقصد آزاد علاقہ کے ایک حصہ پر قبضہ کرنا ہے یہ فوجی کارروائی محض اس لئے کی جا رہی ہے تاکہ لوٹ مار کے خلاف اس تعزیری جرمانہ کی تعمیل کرائی جا سکے۔ جو بعض قبائل پر کیا گیا ہے۔ اگر ان قبائل نے یہ جرمانہ پُرامن طریق سے ادا کر دیا۔ تو فوج کشی روک لی جائے گی۔

کراچی ۱۳ جنوری۔ مسٹر محمد علی جناح نے مس فاطمہ جناح گرلز سکول کا سنگ بنیاد رکھا اس موقعہ پر آپ کو ایک ایڈریس پیش کیا گیا جس کے جواب میں آپ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ سندھ کی نئی وزارت نے ایک ٹھوس تعلیمی پروگرام صوبہ کے لئے مرتب کیا ہے جس کے ذریعہ ایک قلیل عرصہ میں عوام میں تعلیم پھیلانے کی کوشش کی جائے گی۔ مسلمان تعلیمی لحاظ سے بہت پیچھے ہیں انکا فرض ہے۔ کہ وہ اس پروگرام سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اور اس کے نفاذ میں حکومت کی زیادہ سے زیادہ مدد کریں:-

نئی دہلی ۱۳ جنوری۔ صوبہ دہلی کے پانچ ہزار ٹیچروں نے آج سے ہڑتال کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ٹیچروں نے ایک جلسہ میں یہ قرارداد پاس کی ہے۔ کہ حکومت نے جو مراعات دینے کا وعدہ کیا ہے اور جن کی بنا پر ہڑتال ملتوی کرنے کا فیصلہ دیا گیا ہے وہ قطعاً ناکافی ہیں چونکہ ہمارے مطالبات کو پورا نہیں کیا گیا۔ اس لئے ہم آج سے ہڑتال کر رہے ہیں۔

نئی دہلی:- ۱۳ جنوری:- آج صبح عبوری حکومت کے ممبر مسٹر راجگوپال آچاریہ اور مسٹر جان متھائی نے اپنے موجودہ محکموں کا چارج دیدیا۔ مسٹر راجگوپال آچاریہ نے صنعتوں اور سپلائی کا محکمہ سنبھال لیا ہے۔ اور مسٹر جان متھائی ریلوے اور ٹرانسپورٹ کے محکمہ کے انچارج مقرر ہوئے ہیں۔

نئی دہلی ۱۳ جنوری ۷ جنوری کو ختم ہونے والے ہفتے میں جو اناج باہر سے ہندوستان لایا گیا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے گیہوں ۴۳۷۰۰ ٹن۔ چاول چودہ ہزار ٹن۔ مکئی تینتس ہزار ٹن جوار ۳۰ دس ہزار ٹن

بمبئی ۱۳ جنوری۔ بمبئی اسمبلی کی کانگرس پارٹی کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں خوراک کی صورت حالات پر غور کیا گیا۔ وزیر خوراک نے وہ وجوہ بیان کئے۔ جن کی بناء پر کمی والے علاقہ میں کنٹرول جاری رکھنا ضروری ہے۔ ریونیو منسٹر نے بتایا۔ کہ کھیتی باڑی کا بل اس لئے پیش کیا جا رہا ہے تاکہ زمین چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم نہ ہونے پائے

پشاور ۱۳ جنوری۔ ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم سرحد نے ضلع ہزارہ کی صورت حالات کے متعلق مسٹر مہرچند کھنہ سے بات چیت کی امید ہے کہ آپ عنقریب پھر ہزارہ کا دورہ کریں گے۔

لاہور ۱۲ جنوری:- سرحد اسمبلی کے سپیکر نے ایک بیان میں کہا۔ ہم نے مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ کہ ضلع ہزارہ کے واقعات کا اب صوبے کے کسی حصہ میں اعادہ نہ ہونے پائے۔ آپ نے اس امر پر زور دیا کہ صوبہ میں اشیاء کی تقسیم کا انتظام پولٹیکل ڈیپارٹمنٹ کی بجائے وزارت کے ہاتھ میں ہونا چاہیئے۔

کلکتہ ۱۳ جنوری۔ سول سپلائی دفاتر کے ملازمین نے گزشتہ ۲۷ روز سے ہڑتال کر رکھی تھی آج یہ ہڑتال ختم ہو گئی۔ ملازمین کی یونین کے رکن نے بتایا کہ حکومت کے ساتھ ہمارا باعزت سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ ملازمین کے قریباً تمام بنیادی مطالبات منظور کر لئے گئے ہیں۔

لکھنؤ ۱۳ جنوری۔ یو۔ پی اسمبلی کی کانگرس پارٹی کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں امن قائم رکھنے کے لئے صوبائی حکومت کے تجویز کردہ بل پر غور کیا گیا۔ میٹنگ میں اکثر ممبروں نے اس امر کا اظہار کیا کہ صوبہ میں ضروریات زندگی کی اشیاء کی کمی ہے۔ اور یہ اشیاء مناسب طریق سے تقسیم بھی نہیں ہوتیں اس وجہ سے عوام میں بہت بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔

بمبئی ۱۳ جنوری۔ کل شہر میں چھرا گھونپنے کی سات وارداتیں ہوئیں۔ ایک شخص ہلاک ہو گیا اس سلسلے میں سولہ اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا۔

بمبئی ۱۳ جنوری۔ مقامی ایکسائز کمشنر نے ایک بیان میں بتایا کہ نشہ بندی کے پروگرام کو پورا کرنے کے لئے صوبہ سے مخلص رضاکاروں کی مدد کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں ان کے ساتھ گفت و شنید ہو رہی ہے۔

بمبئی ۱۳ جنوری۔ چیمبر آف کامرس کے ایک رکن نے بتایا کہ گزشتہ تھوڑے ہی عرصہ میں کم و بیش دو ارب روپے کا عیش و آرام کا سامان انگلستان سے ہندوستان پہنچا ہے۔ اگر اس قسم کا سامان اسی رفتار سے آتا رہا تو برطانیہ پر ہندوستان کا قرضہ قریباً بارہ سال میں ختم ہو جائے گا۔ آپ نے کہا ہندوستان کو اس قسم کے سامان کی بجائے مختلف قسموں کی مشینری کی زیادہ ضرورت ہے۔ تاکہ ملک صنعتی طور پر ترقی کر سکے۔

ٹراونکور ۱۳ جنوری۔ ریاست ٹراونکور نے اعلان کیا ہے کہ مختلف کانوں کے متعلق آئندہ ریاست کی یہ پالیسی مقرر کی گئی ہے کہ ان کانوں میں سے نکلنے والی اشیاء کو صاف کرنے کا کام آئندہ ایک حد تک ریاست میں ہی کیا جائے۔

لنڈن ۱۳ جنوری۔ آج برطانوی حکومت اور برمی وفد کے درمیان گفت و شنید کا آغاز ہو گیا۔ مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ نے وفد کا خیر مقدم کرتے ہوئے ایک تقریر کی مسٹر اونگسان برمی وفد کے لیڈر نے اس کا جواب دیا۔ اصل بات چیت کل تیسرے پہر شروع ہو گی جس میں وزیر اعظم کے علاوہ لارڈ پیتھک لارنس۔ سر سٹیفورڈ کرپس اور مسٹر الیگزینڈر بھی حصہ لیں گے

پیرس ۱۳ جنوری۔ فرانسیسی نوآبادیات کے وزیر ہند چینی کا دورہ کرنے کے بعد واپس آ گئے ہیں۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اس وقت سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ کس طرح ہند چینی کی فرانسیسی آبادی کا بچاؤ کیا جائے۔ حال ہی میں ایک سو ایک فرانسیسی مارے گئے ہیں اور بیس قیدی بنائے گئے ہیں۔

ہنوئی ۱۳ جنوری۔ چینی سفیر نے فرانسیسی حکام سے ملاقات کی۔ اور ہند چینی کی چینی آبادی کی حفاظت کے مسئلہ پر تبادلہ خیالات کیا۔

نانکنگ ۱۳ جنوری۔ چینی کمیونسٹ فوج نے ایک صوبہ پر حملہ شروع کر دیا ہے۔

بیت المقدس ۱۳ جنوری۔ کل حیفا میں ایک خطرناک دھماکہ ہوا۔ جس کے نتیجہ میں آٹھ برطانوی سپاہی مارے گئے۔ برطانوی فوجی دستے حیفا کے بازاروں میں گشت لگا رہے ہیں۔ اور دہشت پسند یہودیوں کی کارروائی کی تحقیقات کرنے میں مصروف ہیں۔

قاہرہ ۱۳ جنوری معلوم ہوا ہے کہ مشرق وسطےٰ کے سب ممالک نے پنڈت جواہر لال نہرو کی بلائی ہوئی ایشیا کانفرنس میں شرکت سے انکار کر دیا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ اس فیصلہ میں سب سے زیادہ ہاتھ مفتی اعظم سید امین الحسینی کا ہے مفتی اعظم نے مسٹر جناح سے ان کے قیام قاہرہ کے دوران میں طویل ملاقات کی تھی۔

کانپور ۱۲ جنوری۔ کانپور میں ہڑتالی مزدوروں کی تعداد اسی ہزار تک جا پہنچی ہے ہڑتال کے خاتمہ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی مزدور پُرامن ہیں۔ اور کل کوئی ناگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ سٹوڈنٹس کانگرس کے جنرل سیکرٹری نے ایک بیان میں کہا ہے۔ حکومت کے ارباب اختیار نے کانپور میں انتہائی ظلم اور تشدد کیا۔ اب تک چھ اشخاص ہلاک اور ۲۸ زخمی ہو چکے ہیں۔ جن میں سے دو کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ تقریباً ساٹھ اشخاص زیر حراست ہیں۔